Misconception: Islam is a religion

غلط فہمی : اسلام ایک مذہب ہے۔

پس منظر: یہ شائد مسلمانوں سمیت تمام لوگوں کے درمیان پائی جانے والی سب سے زیادہ عام غلط فہمی ہے۔

عام طور پر یہاں مذہب، ان کے عقائد اور طرز عمل کے بارئے میں بہت سی غلط فہمیاں ہیں ، لیکن " اسلام " کے حوالے سے خصوصی طور پر ایسا ہے ۔ پہلی قابل تعریف عام بات لفظ " اسلام " ہے اور یہ کس طرح نمائندگی کرتا ہے۔ یہ ایک عربی لفظ ہے جو کہ قرآن کے لکھنے سے پہلے ہی موجود تھا اور ایک صفت، ایک عمل ، بذات خود سر تسلیم کرنے یا امن پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا ۔ یہ فعل " اسلام " سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے کسی کے ' سپرد کر دینا ' ۔ عام طور پر ایک مسلمان وہ ہے جو اسلام میں ہے (یعنی کہ وہ خود سر تسلیم کر دئے یا امن پیدا کرئے۔)

یہ غور کرنا چاہیے کہ یہ لفظ کسی بھی قسم کا مذہبی مفہوم نہیں رکھتا اور نہ ہی یہ کسی کا عنوان ہے ۔ اگرچہ کہ آجکل یہ ایک لقب کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ بذات خود قرآن کے مطابق، کائنات میں موجود ہر چیز، خوشی سے یا نہ چاہتے ہوئے بھی بالاآخر خدا کے سامنے اعتراف کرتی ہے ، پس اسلام کا بنیادی تصور اتنا ہی پرانا ہے جتنی کہ کائنات خود پرانی ہے:

تو کیا اللہ کے دین کے سوا اور دین چاہتے ہیں، اور اسی کے حضور گردن رکھے ہیں جو کوئی آسمانوں زمین میں ہیں، خوشی سے اور مجبوری سے، اور اسی کی طرف پھریں گے۔ [قرآن 3 : 83]

غوروفکر کرنے کے لیے یہ نقط سب سے اہم ہے، کیونکہ بہت سے لوگوں کو اس بات کا احساس نہیں ہے کہ " اسلام " پہلے اور سب سے زیادہ ایک زندہ وجاوید ہستی رکھتا ہے، نہ کہ ایک مذہب کا عنوان۔ مثال کے طور پر یہ کہنا کہ " تکیہ نرم ہے " اور " تکیہ نرم ہے " ان دونوں کے درمیان فرق ہے ۔ آخرالذکر کا کچھ بھی مطلب لیا جا سکتا ہے، کیونکہ " سوفٹ میں " " ایس " کو بڑئے حرف سے ظاہر کیا گیا ہے، اور ہمیں بیان سمجھنے کے لیے پہلے " سوفٹ " کے بارئے میں سمجھنا پڑئے گا کہ اس سے کیا مراد ہے، جب کہ لفظ " سوفٹ " جس میں " ایس " کو چھوٹے حرف سے ظاہر کیا گیا ہے وہ اپنی وضاحت خود کر رہا ہے ، یہ تکیے کی ایک خصوصیت کو بیان کررہا ہے ۔ اسطرح یہ کہنے میں بھی فرق ہے کہ " شخص اسلام میں ہے " اور " شخص اسلام میں ہے۔" مؤخرالذکر جملہ ایک گروپ کے لقب کو بیان کرتا ہے ، جبکہ پہلے والا جملہ شخص کی ایک خصوصیت کو بیان کرتا ہے ۔ یہ خصوصیات ہمارئے اردگرد موجود ہر چیز میں پائی جاتیں ہیں، بذات خود کائنات کے تانے بانے میں ------ یہاں تک کہ یہ ہمارئے اندر بھی موجود ہیں۔

اب یہ کہ ہم اسلام کو ایک خصوصیت کے طور پر سمجھتے ہیں ۔ یہ بات واضح ہے کہ کسی خصوصیت کا ہونا کسی بھی ایک گروپ کے لیے مخصوص نہیں ہے ۔ مثال کے طور پر کوئی بھی ایک مصنوعات نرم ہونے پر اجارہ داری نہیں کر سکتی ، بہت سی مصنوعات نرم ہو سکتی ہیں۔ یہ ہی وہ نظام ہے جس کو قرآن میں بیان کیا جاتا ہے جو کہ مذاہب سے نمایاں طور پر مختلف ہے۔ بہت سے لوگوں کو اس بات کا احساس نہیں ہے کہ یہ ایک جامع نظام ہے جو کہ اعمال اور عقائد کی حوصلہ افزائی کرتا ہے جو کسی ایک گروپ کے لیے مخصوص نہیں ہے اور متعدد بار اس پوائنٹ کو بتایا جاتا ہے۔ یہ صرف ایک ہی پیغام کا تسلسل اور اس کی تکمیل ہے جو بنی نوع انسان کے آغاز کے بعد سے ہی دیا جارہا ہے ۔

" بے شک ایمان والے ، نیز یہودیوں، اور نصرانیوں*،اور ستارہ پرستوں*،میں سے وہ جو کہ سچے دل سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں اور نیک کام کریں، ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے، اور انھیں کچھ اندیشہ ہو، اور نہ کچھ غم۔" [2 : 62]

* عام طور پر اس کا ترجمہ " عیسائی " کے طور پر کیا جاتا ہےلیکن زیادہ تر اس کا حوالہ یسوع ناصری کے پیروکاروں کے طور پر دیا جاتا ہے، اسی وجہ سے ، یسوع ناصری۔

یوں کہوں کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا اور جو اترا ابراہیم اور اسماعیل اور اسحق اور یعقوب اور ان کے بیٹوں پر اور جو کچھ ملا موسی اور عیسی اور انبیاء کو ان کے رب سے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے حضور گردن جھکائے ہیں۔ [قرآن 3 : 84]

پورئے قرآن کا بنیادی موضوع توحید ہے: خدا کی انفرادیت اور واحدانیت پر یقین رکھنا ، ماخذ وہی اصل ہے جہاں سے تمام مخلوق کی ابتداء ہوئی اور وہ ہی اصل ہے جس کی طرف ہم سب کو لوٹ کر جانا ہے ۔ یہ تصور اتحاد اور واحدانیت کی شناخت سے قریبی تعلق رکھتا ہے جو انجام اور ہدایت کے حوالے سے ہر چیز میں موجود ہے ، اور جب ہمارا وجود حقیقی حالت کے ساتھ ہم آہنگ ہو جائے گا ، جیسے کہ کائنات کا ہر جز مجموعی کرداراداء کرتا ہے یعنی کہ خدا ، تب ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم اسلام کی حالت میں ہیں : ہم بذات خود سرجھکائیں گے یا امن پھیلائیں گے ۔

قرآن کا نظام اتحاد اور حکمرانی کے نظام کو فروغ دیتا ہے جو کہ منصفانہ ہے اور تمام معاشروں کے لیے فائدہ مند ہے ، یہاں تک کہ ان لوگوں کے لیے بھی جو اس خاص عقیدئے سے تعلق نہیں رکھتے ۔ یہ ایک ایسے ماحول کی تفصیلات پیش کرتا ہے جو انسانوں کو ان کی تمام تر صیلاحیتوں کے ساتھ زندہ رہنے اور بڑھنے کی اجازت دیتا ہے ۔ مثال کے طور پر قرآن کے وجود میں آنے کے کچھ دیر بعد ہی ، یہ بہت اچھے طریقے سے تحریر کیا گیا ہے کہ عربوں نے سائنس کے تمام شعبوں میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور اپنے علم و حکمرانی کو بہت سے ممالک میں پھیلایا ، اس وقت کے سب سے زیادہ جدید اور کارآمد معاشروں کو پروان چڑھایا ، مثال کے طور پر الاندلس کا قرطبہ ۔

تو ہم، کس طرح اس مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں ؟

قرآن اسی سچائی پر مشتمل ہے جس کا نزول سابقہ کتابوں میں کیا گیا (مثال کے طور پر ایک ہی پیغام جو ابراہیم، موسی، عیسی، اور دوسروں کو دیا گیا) اور اس کو بذات خود بنی نوع انسان کے لیے آخری شریعت الٰہی کے طور پر سمجھا جاتا ہے ۔ یہ دیگر توحیدی عقائد کے لوگوں کو ان کی اصلی تعلیمات کی طرف آنے کی دعوت دیتا ہے، اور یہ ہر قسم کے اضافے کو ختم کرتا ہے جس کا اضافہ انسانی قوانین ، روایت، ثقافت، مختلف فرقوں اور مفکرین وغیرہ کی طرف سے کیا گیا ۔ اس کے مقاصد اور اس کی وضاحت کا طریقہ کار ذہنوں کو تعلیم دیتا ہے اور زندگی کے لیے انسانی رویوں کو تبدیل کرتا ہے۔ اس کا مقصد غیر ضروری چیزوں کو جڑ سے اکھاڑنا ،ہماری حقیقی شکل کو ظاہر کرنا ہے اور آدمی کے اندر بذات خود ایک انقلاب برپا کرنا ہے ، آخرکار، بیرونی دنیاوی تہذیب انسان کی بذات خود اندرونی روحانی حالت کا اظہار کرتی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ، یہ کئی بار ایک یاددہانی کے طور پر اپنا حوالہ بھی دیتا ہے، اس طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ ہمیں آفاقی سچائیاں سکھا رہا ہے جو کہ پہلے سے ہی ہمارئے اندر اور ہمارئے اردگرد موجود ہیں۔

ابھی ہم انھیں دکھائیں گے اپنی آیتیں دنیا بھر میں، اور خود ان کے آپے میں، یہاں تک کہ ان پر کھل جائے کہ بےشک وہ حق ہے۔ کیا تمھارئے رب کا ہر چیز پر گواہ ہونا کافی نہیں ؟ [قرآن ، 41 : 53]

بالکل واضح طور پر ، یہ ایک کتاب ہے جو ہم سب کے بارئے میں ہے، جو ہماری : تخلیق، مقصد، تاریخ روحانیت، نفسیات، زندگی کے بڑئے سوالات ، انصاف، طرز حکمرانی وغیرہ کے بارئے میں بات چیت کرتی ہے۔ یہ ہماری رہنمائی کرتی ہے ، کہ کس طرح ہم انفرادی اور اجتماعی طور پر، اپنی صیلاحیتوں کا اظہار کریں، اگر کوئی ایک

راہنمائی حاصل کرنے کے لیے اس کا انتخاب کرتا ہے ، اس کو بھی کسی دوسری کتاب کی طرح پڑھنا چاہیے: نہ کہ چیلنج اور تردید کے لیے ، نہ ہی یقین کرنے کے لیے پڑھا جائے اور اسے ایک عطاء کے طور پر لیا جائے لیکن صرف سوچ بچار اور غوروفکر کرنے کے لیے لیا جائے۔

بےشک ہم نے تمھاری طرف ایک کتاب اتاری جس میں تمھاری ناموری ہے، تو کیا تمھیں، عقل نہیں ؟ [قرآن ، 21 : 10]

پس، مذاہب کے برعکس جو عام طور پر ایک مخصوص نوعیت رکھتے ہیں یا کسی بھی منطق کے استعمال کے بغیر عقائد کو فروغ دیتے ہیں ، قرآن بارہا اتحاد پر زور دیتا ہے اور ذہنوں کے استعمال کے ساتھ ساتھ دل کے آواز کے سننے کو بھی فروغ دیتا ہے ۔ اگر آپ اسلام کے بارئے میں بہت سی غلط فہمیوں کے بارئے میں پڑھیں ، جن کے بارئے میں اس سائٹ پر بات چیت کی گئی ہے تو پھر آپ کو اس بات کا اندازہ ہو گا کہ آپ اسلام کے بارئے میں کیا سوچتے ہیں یا آپ کیا سوچتے ہیں کہ اسلام کیا کہتا ہے اور اسلام درحقیقت کیا ہے اور قرآن حقیقی معنوں میں کیا کہتا ہے ان دونوں کے درمیان کافی فرق ہے۔

خوش قسمتی سے قرآن کا بہت سی زبانوں میں ترجمہ کیا گیا ہے ، اور اکثر ہی یہ آپ کی مقامی لائبریری میں پڑھنے کے لیے دستیاب ہے ۔ اگرچہ کہ ایک ترجمہ مکمل طور پر اصل کو ظاہر نہیں کر سکتا ، یہ ایک اچھے نقطے کا آغاز کر سکتا ہے ۔ مندرجہ ذیل ویب سائٹ بہت سے ترجموں کے لنکس پر مشتمل ہے، اور دیگر ذرائع (جیسے کہ ، الفاظ کے لحاظ سے قرآن کو دیکھنا، موضوعات کے لحاظ سے دیکھنا ، ایم- پی 3 آڈیو کو سننا) اور اگر آپ چاہیں تو آپ ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو۔ سٹڈی قرآن۔ آرگنائزیشن سے ایک مفت کاپی بھی طلب کر سکتے ہیں۔

یا متبادل کے طور پر ، اسے کتابوں کی مختلف دکانوں سے خرید سکتے ہیں ، مثال طور پر، یہاں سے۔ یہاں اسلام کے بارئے میں بہت سی آن لائن ویڈیوز اور آرٹیکل موجود ہیں ، مسلمان اور قرآن ، لیکن اس کی بجائے وہ پرانی معلومات پر انحصار کرتے ہیں ، یہ بہتر ہے کہ اپنی صیلاحیت کو بہتر طور پر استعمال کرتے ہوئے اس کےاصل ماخذ سے اس کا مطالعہ کیا جائے۔ یہ ایک مخلص اور سمجھدار طریقہ کار ہو گا۔